سوال

(1003)جمعہ کے دن فرشتوں کا نمازیوں کے نام درج کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صحیح بخاری جلد : ١ ،کِتَابُ الجُمُعَةِ میں ''بَابُ الاِستِمَاعِ اِلَی الخُطبَةِ'' کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ حدیث نقل کی ہے :

'عَن اَبِی ہُرَیرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ : اِذَا کَانَ یَومُ الجُمُعَةِ وَقَفَتِ المَلَائِکَةُ عَلٰی بَابِ المَسجِدِ یَکتُبُونَ الاَوَّلَ فَالاَوَّلَ وَ مَثَلُ المُہَجِّرِ کَمَثَلِ الَّذِی یَہدِی بَدَنَةً ثُمَّ کَالَّذِی یَہدِی بَقَرَةً ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَیضَةً فَاِذَا خَرَجَ الاِمَامُ طَوَوا صُحُفَہُم وَ یَستَمِعُونَ الذِّکرَ' (صحیح البخاری ،بَابُ الاِستِمَاعِ اِلَی الخُطبَةِ ،رقم : ٩٢٩)

اس حدیث میں لفظ ''طووا صحفھم '' کی توضیح مطلوب ہے۔ ابتداخطبہ کے بعد آنے والے کے عدمِ اندراج سے نام کا عدمِ اندراج مراد ہے یا کہ ثواب کا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ابو نعیم کی ''الحلیة '' میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع روایت میں صحیفوں کی صفت یوں بیان ہوئی ہے :

'اِذَا کَانَ یَومَ الجُمُعَةِ بَعَثَ اللّٰہُ مَلَائِکَةً بِصُحُفٍ مِن نُورٍ وَاَقلَامٍ مِن نُورٍ' الحدیث (حلیة الاولیاء : ٦/ ٣٥١)

یعنی جمعہ کے روزا تعالیٰ فرشتوں کو نورانی قلمیں اور نورانی صحیفے دے کر روانہ فرماتے ہیں۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ یہ فرشتے محافظ فرشتوں کے علاوہ ہیں اور طیِّ صحف سے مراد وہ صحیفے ہیں جن کا تعلق جمعہ کی طرف جلدی آنے کی فضیلت سے ہے۔ اس کے علاوہ سماعِ خطبہ اور ادراک صلاة، ذکر، دعا اور خشوع وغیرہ کے صحیفوں کو محافظ فرشتے قطعی طور پر لکھتے رہتے ہیں۔

چنانچہ ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے :

'فَمَن جَاءَ بَعدَ ذٰلِکَ فَاِنَّمَا یَجِیئُ بِحَقٍّ اِلَی الصَّلَاةِ' (سنن ابن ماجہ ،بَابُ مَا جَاءَ فِی التَّہجِیرِ اِلَی الجُمُعَةِ ،رقم : ١٠٩٢)

یعنی ''جو اس کے بعد آتا ہے وہ صرف ادائیگی نماز کے لیے آتا ہے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے :

’ثُمَّ إِذَا استَمَعَ وَاَنصتَ غُفِرَلَہٗ مَا بَینَ الجُمُعَتَینِ وَزِیَادَۃُ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ‘ (المعجم الاوسط، رقم : ۳۹۹،)

اور ابن خزیمہ کی روایت میں ہے :

’فَیَقُولُ بَعضُ المَلَائِکَۃِ لِبَعضٍ : مَا حَبَسَ فُلَانًا ؟ فَتَقُولَ : اَللّٰھُمَّ اِن کَانَ ضَالًا فَاھدِہٖ وَاِن کَانَ فَقِیرًا فَاَغنِہٖ وَاِن کَانَ مَرِیضًا فَعَافِہٖ‘ (صحیح ابن خزیمۃ، بَابُ ذِکرِ دُعَاءِ المَلَائِکَۃِ لِلمُتَخَلِّفِینَ عَنِ الجُمُعَۃِ بَعدَ طَیِّھِمُ الصُّحُفَ، رقم : ۱۷۷۱)

یعنی فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں : فلاں کو کس چیز نے مسجد میں آنے سے روک لیا۔ اے ا !اگر وہ سیدھی راہ سے برگشتہ ہے تو اسے ہدایت دے اور اگر وہ فقیر ہے تو اسے مالدار کردے اور اگر بیمار ہے تو اسے عافیت دے ۔ (فتح الباري : ۲/۳٦٧۔۳٦٨)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :807

محدث فتویٰ